٩/٢ 11680/40

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں مفتیان کرام اس مسئلہ کے بارے کہ
ہمارے ہاں امسال حکومت کی طرف سے شہداء کے ورثاء کو حج کا
ٹکٹ دیا جاتا ہے اب پوچھنا یہ ہے کہ

١۔ اب اگر مذکورہ وارث یہ ٹکٹ فروخت کرلے تو یہ فروخت کرنا
جائز ہے؟ اور ان پیسوں کا استعمال جائز ہوگا یا نہیں

٢۔ اور خریدنے والے کی حج کی فرضیت ساقط ہوگی یا نہیں؟

٣۔ اور حکومت کی طرف سے چند علماء کو معلم بناکر بھیجا
جاتا ہے آیا اس حج سے معلمین کے حج کی فرضیت ساقط
ہوگی یا نہیں جبکہ ہمارے ہاں عالم اور جاہل یہ کہتا ہے
کہ نہ انکی فرضیت ساقط ہوگی اور نہ انکو جانا چاہئے جبکہ
عوام الناس کو عالم معلم کی ضرورت ہوتی ہے

جواب مدلل مبیان فرماکر مشکور فرمائیں۔

دار الافتاء
فتوی نمبر ۱۳۷/۷۹
مورخہ

المستفتی اسلام الدین
پتہ قندوز افغانستان
فون 0332 2484588

الجواب حامدًا ومصلیًا

(۲،۱)..... صورتِ مسئولہ میں اگر مذکورہ حج ٹکٹ کو بیچنے کی حکومت کی طرف سے ممانعت ہو تو ورثاء کیلئے اس ٹکٹ کو آگے بیچنا جائز نہیں اور نہ ہی کسی کیلئے اس کو خریدنا جائز ہے بلکہ ورثاء پر لازم ہے کہ اس سے خود حج کریں، البتہ اگر مذکورہ حج ٹکٹ شہداء کے ورثاء کو مکمل مالکانہ اختیار کے ساتھ دیدیا جاتا ہو اور حکومت کی طرف سے اسکے بیچنے کی ممانعت بھی نہ ہو تو اس صورت میں ورثاء کا اس کو فروخت کرنا اور اس سے حاصل ہونے والی رقم اپنے استعمال میں لانا جائز ہے، اس صورت میں اس ٹکٹ کو خرید کر اپنا حج فرض ادا کرنے والے سے حج کی فرضیت ساقط ہو جائیگی لیکن اگر وارث پر حج فرض ہو یعنی اس پر قرض نہ ہو اور واپسی تک اہل وعیال کا خرچ بھی موجود ہو تو ٹکٹ قبول کرنے کی وجہ سے اس پر حج فرض ہو گیا اس کیلئے اس ٹکٹ کو بیچنا جائز نہیں جبکہ آئندہ زندگی میں دوبارہ استطاعت کی امید نہ ہو لہٰذا اس پر لازم ہے کہ اپنا حج فرض ادا کرے۔

دار الافتاء

حاشية ابن عابدين- (٤ / ٥٠٥)

وشرط المعقود عليه ستة كونه موجودا مالا متقوما مملوكا في نفسه وكون الملك البائع فيما يبيعه لنفسه

البحرالرائق- (٥ / ٢٧٩)

وأما شرائط المعقود عليه فأن يكون موجودا مالا متقوما مملوكا في نفسه وأن يكون ملك البائع فيما يبيعه لنفسه

الدرالمختار- (٢ / ٤٥٥)

(فرض) (مرة) (على الفور) في العام الأول عند الثاني وأصح الروايتين عن الإمام ومالك وأحمد........ولذا أجمعوا أنه لو تراخى كان أداء وإن أثم بموته قبله وقالوا لو لم يحج حتى أتلف ماله وسعه أن يستقرض ويحج ولو غير قادر على وفائه ويرجى أن لا يؤاخذه الله بذلك أي لو ناويا وفاء إذا قدر كما قيده في الظهيرية

وفيه ايضاً- (٤ / ٥٠٥)

وحكمه(اي البيع) ثبوت الملك، وفي ردالمحتارتحته قوله (وحكمه ثبوت الملك) أي في البدلين لكل منهما في بدل وهذا حكمه الأصلي

وفيه ايضاً - (٢ / ٤٥٩)

(ذي زاد) (وراحلة) مختصة به، وفي ردالمحتارتحته قوله (ذي زاد وراحلة) أفاد أنه لا يجب إلا بملك الزاد وملك أجره الراحلة فلا يجب بالإباحة أو العارية كما في البحر

(۳)۔۔۔اگر عوام الناس کو حج کے مسائل سکھنے کیلئے معلّم کی ضرورت ہو تو علماء کیلئے حکومت کی طرف سے معلّم بن کر جانے میں کوئی مضائقہ نہیں، اور اگر وہ اپنا حج فرض ادا کریں تو ان سے حج کی فرضیت بھی ساقط ہو جائیگی۔

وفي المناسك لملاعلی قاری: ص٤١

السادس: الاستطاعة وهي شرط الوجوب لاشرط الجواز والوقوع عن الفرض حتّی لوتكلف الفقير وحج ونوى حج الفرض اواطلق جازله وسقط عنه الفرض.........والفقير الآفاقی اذاوصل الی ميقات فهوكالمكی ای حيث لايشترط في حقه الاالزاد دون الراحلة ان لم يكن عاجزا عن المشی واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

عبیداللہ انور

عبیداللہ انور عفااللہ عنہ

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

۲۳رجب، ۱۴۳۲ھ

۲۶جون، ۲۰۱۱ء

الجواب صحیح

۲۳/۷/۱۴۳۲ھ

الجواب صحیح

بندہ محمود اشرف غفراللہ لہ

۲۳/۷/۱۴۳۲ھ

الجواب صحیح

۲۳/۷/۱۴۳۲ھ